وقد مُتُّ امسِ بہا موتۃً ولا یشتھی الموت من ذاقہٗ[۱]

ہیں نے شراب کو عقل پر غالب ہونے والی چیز پایا وہ دل کے شوقوں کے لئے ہیجان پیدا کرتی ہے یعنی شہوات نفسانی کو ابھارتی ہے، وہ انسان کی تہذیب کو بگاڑتی ہے لیکن سخاوت و شجاعت جیسے اخلاق کو بہتر بنا دیتی ہے۔ نوجوان کی تمام چیزوں میں نفیس ترین چیز اس کی عقل ہے۔ عقلمند اس کو ضائع کرنا دکھو دینا برا سمجھتا ہے۔ میں کل اس کی وجہ سے مر چکا ہوں اور جو شخص موت کا مزہ چکھ لے وہ پھر اس کا خواہشمند نہیں ہوتا۔

بدر بن عمار اس کی گستاخی و جسارت پر سخت برہم ہوا، چنانچہ متنبی چند روز بعد ۳۲۸ھ میں شام کے علاقوں کی طرف نکل پڑا۔ آل اسحٰق التنوخی، شجاع الطائی اور دیگر تقریباً ۲۵ لوگوں کی تعریفیں کیں۔ اسی دوران سیف الدولہ نے حملہ کر کے اس کے سابق ممدوح بدر بن عمار کو قتل کر دیا اور تقریباً پورے ملک شام پر تسلط قائم کر لیا، اس کے معاً بعد ہی اس کے اور کافور الاخشیدی کے درمیان خون ریز محاربے شروع ہو گئے۔ ادھر متنبی رملہ، طرابلس اور دمشق وغیرہ کے امرا کے یہاں قسمت آزمائی کرتا رہا نیز سیاسی حالات کا دیدہ ریزی سے جائزہ لیتا رہا جب اس کو یقین ہو گیا کہ ابو العشائر (سیف الدولہ کے چچا زاد بھائی) کے قدم انطاکیہ میں جم چکے ہیں تو وہ ابو العشائر کے پاس جا پہنچا اور

ابو العشائر کے دربار میں

پہلا قصیدہ

اتراھا لکثرۃ العشاق

تحسب الدمع خلقۃ فی المآقی

۱۔ الشیخ المتنبی صفحہ ۷۰ – ۶۹